خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات 20 مارچ 2014

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

مال و کالونیز (بورڈ آف ریونیو)

لاہور شہر اور صوبہ کے دوسرے شہروں میں ایک مرلہ زمین کی پیمائش میں فرق کی تفصیلات

*24: میاں نصیر احمد: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا صوبہ پنجاب میں ایک مرلہ زمین کی پیمائش لاہور شہر میں اور دوسرے شہروں و دیہات میں مختلف ہے؟

(ب) اگر جواب درست ہے تو لاہور شہر میں مرلہ کتنے مربع فٹ کا ہے اور باقی جگہوں پر کتنے مربع فٹ کا ہے نیز اس فرق کی بنیادی وجہ کیا ہے؟

(ج) کیا اس فرق کو ختم کرنے کیلئے حکومت کوئی منصوبہ بندی کر رہی ہے یا نہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم جون 2013 تاریخ ترسیل 17 جون 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) جی ہاں! صوبہ پنجاب میں ایک مرلہ زمین کی پیمائش ضلع لاہور کے چند دیہات اور دوسرے شہروں اور دیہات سے مختلف ہے۔

(ب) سابق تحصیل لاہور حال ضلع لاہور سوائے راوی کے شمالی علاقہ (چند دیہات) کے 60 انچ یعنی 5 فٹ کے حساب سے 225 مربع فٹ کا مرلہ ہے لاہور کا جزوی شمالی حصہ مع باقی تمام اضلاع میں 66 انچ یعنی ساڑھے پانچ فٹ کے حساب سے 272 مربع فٹ کا مرلہ ہے۔

جہاں تک بنیادی فرق کا تعلق ہے زمین کی ابتدائی پیمائش کرم کے ذریعے کی جاتی ہے تقسیم ملک سے قبل پنجاب کے مختلف مقامات میں کرم 54 انچ سے 66 انچ کے حساب سے مقرر ہیں۔

چونکہ مختلف مقامات میں اوسط قامت انسان مختلف ہوتی ہے اس واسطے مختلف مقاموں میں پیمانہ پیمائش کا مختلف ہونا کوئی تعجب انگیز بات نہیں ہے۔ (جھنڈی "الف" اور جھنڈی "ب" برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج)اس فرق کو ختم کرنے کے لئے حکومت کا کوئی ارادہ نہ ہے۔مالکان اراضی کی حصہ داری انہی مرلوں کے حساب سے حصص مقرر کئے گئے ہیں اگر سابقہ پیمانہ کو بدلنے کی کوشش کی گئی تو حقیتوں اور حصہ داری میں مقدمہ بازی بڑھے گی اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہو گا۔

(تاریخ وصولی جواب 7اگست 2013)

ضلع پاکپتن: محکمہ کی اراضی ودیگر تفصیلات

*46: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع پاکپتن میں محکمہ کی کتنی سرکاری اراضی ہے ؟

(ب) کتنی اور کون کون سی جگہ پر موجود ہے نیز کیا مذکورہ زمین بے گھر اور بے زمین افراد کو الاٹ کی گئی ہے ،اگر ہاں تو سال 2008 تا 2013 الاٹ کی گئی ،زمین کی تفصیل مع نام ،ولدیت اور پتہ جات بیان کی جائے ؟

(تاریخ وصولی یکم جون 2013 تاریخ ترسیل 12 جون 2013)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) ضلع پاکپتن میں کل 25605 ایکڑ 3 کنال اور 7 مرلہ سرکاری اراضی ہے۔

(ب) کل سرکاری اراضی 25605 ایکڑ 3 کنال 7 مرلہ ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

i. مختلف سکیم ہائے کے تحت الاٹ شدہ رقبہ سرکار 8125 Acre 4-K 16M

ii. مختلف محکموں کے زیر استعمال رقبہ سرکار 16567 Acre 2 K 13 M

iii. رقبہ سرکار جو سال 2010ء سے پٹہ پر دیا 598-Acre 4K 5M

iv. بقایا رقبہ سرکار جو موجود ہے۔ 314-Acre 0K 3M

میزان 25605-Acre 3K 7M

2008 تا 2009 سرکاری زمینوں کی الاٹمنٹ پر پابندی تھی اس لئے اس دوران کوئی رقبہ الاٹ نہ کیا گیا ہے۔ جبکہ 2010 میں مختلف لوگوں کو عارضی کاشت سکیم پر 598 ایکڑ 4 کنال 5 مرلہ

رقبہ الاٹ کیا گیا ہے۔ تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ 314 ایکڑ 3 مرلہ رقبہ بقایا سرکار ہے۔ جس کی چک وار تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جنوری 2014)

صوبہ میں تمنداری نظام کی تفصیلات

*64: میاں نصیر احمد: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) تمنداری نظام کیا ہے اور صوبہ پنجاب میں کہاں کہاں موجود ہے؟

(ب) تمندار بنانے کا طریق کار کیا ہے نیز تمندار کو کیا کیا سہولیات حاصل ہوتی ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 3 جون 2013 تاریخ ترسیل 17 جون 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) صوبہ پنجاب میں کہیں بھی تمن داری نظام موجود نہ ہے۔ کیونکہ آرڈیننس نمبر 15 آف 1976ء مجریہ صدر پاکستان / فیڈرل ایکٹ بابت تنسیخ سرداری نظام سال 1976ء کے تحت سرداری نظام و تمن داری نظام کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ قانون منسوخی جاگیران پنجاب 1962ء مارشل لاء ریگولیشن نمبر 64 آف 1959ء کے تحت تمام جاگیریں بلا معاوضہ منسوخ کر دی گئی ہیں۔

(ب) جیسا کہ جزو (الف) میں تفصیلاً بیان کر دیا گیا ہے کہ تمن داری نظام ختم ہو چکا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام و دیگر تفصیلات

*134: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کب قائم ہوئی اس کے ذمہ چولستان کی ترقی کے لیے کیا کیا کام لگائے گئے ہیں؟

(ب) چولستان میں لائیو سٹاک کی بڑھوتری اور ترقی کے لیے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، مزید کونسے منصوبے زیر تکمیل وزیر غور ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس ادارہ کی Managerial Body میں ضلع کے منتخب MNAs اور MPAs میں سے کچھ کو شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 08 جون 2013 تاریخ ترسیل 20 جون 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی، بہاول پور 1976ء میں قائم ہوئی۔ نوٹیفیکیشن نمبری 87/76/110)PAP/Legis-2 مورخہ 21 جولائی سی ڈے اے ایکٹ 1976ء اتھارٹی کے ذمہ سی ڈی ایکٹ Chapter-IV, para-15 کے تحت چولستان کی ترقی کے لئے ڈیوٹیاں لگائی گئی ہیں جو کہ ایکٹ میں درج ہیں۔ (ایکٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) چولستان میں لائیو اسٹاک کی بڑھوتری اور ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات:

1۔ چولستان لائیو سٹاک ڈویلپمنٹ پراجیکٹ، 2۔ شاد باد چولستان پراجیکٹ، 3۔ شاد باد کوآپریٹو لائیو اسٹاک فارم پراجیکٹ، 4۔ ڈائریکٹر آف لائیو سٹاک

نان لائیو اسٹاک ڈویلپمنٹ پراجیکٹ:

رقم Million 277.04، حالت: مکمل، مختص وقت: 11-2008ء

اینمل ہیسبینڈری:

10 موبائل ویٹرنری ڈسپنسریز کا قیام، مینجمنٹ: 20 شیڈ مہیا کرنے تھے، 11 مکمل ہوئے خوراک کی فراہمی، ایکسٹینشن ورک۔ 10 موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں اور اہداف مکمل کر لیے ہیں۔ 10 ویٹرنری آفیسرز، 12 ویٹرنری اسسٹنٹ اور 60 کمیونٹی لائیو اسٹاک ایکسٹینشن ورکرز۔

باد چولستان پراجیکٹ:

رقم مختص Million 197.8، حالت: مکمل، مختص وقت 12-2009ء

نکات:

300 کمیونٹی ورکرز کی ٹریننگ کرنا،100 کمیونٹی ٹوبوں کو بحال کرنا،100 ٹربائنوں کی بحالی،20 شمسی چلرز کی تنصیب،10 بائیو گیس پلانٹ کی تنصیب،جدید ذبحہ خانہ کی تعمیر (پرائیویٹ سیکٹر)

بادکوآپریٹولائیوسٹاک فارم پراجیکٹ:

رقم مختص Million 419.409 مختص وقت:2013-2009ء

نکات:

چولستانی لائیوسٹاک پروڈیوسر کو دودھ اور گوشت کی تجارت کے اصل فوائد تک پہنچانا، مقامی لوگوں کی سماجی اور معاشی اہلیت کو بڑھانااور چولستان میں لائیواسٹاک تجارتی زون بنانا، بیماریوں سے پاک چولستان زون بناناتاکہ لائیواسٹاک کی مصنوعات کی برآمدات شروع کی جائیں جو WTO کے معیار کے مطابق ہوں۔

ڈائریکٹر آف لائیواسٹاک ونگ:

حاصل ہدف: 2012ء فارمرز میٹنگ:1219، فارمرز رابطہ 12998، بڑے جانوروں کی ویکسین (گل گھوٹو، چوڑے مار، منہ کھر):156767 چھوٹے جانوروں کی ویکسین (اینٹیریا وٹاکسیمیا، پلورونمونیا، پی پی آر):493289، پیٹ اور جگر کے کیڑے مارنے کی دوا (چھوٹے اور بڑے جانور:16495، علاج معالجہ:65213

منصوبہ جات:

سٹاک ڈائریکٹریٹ اپنی 10 موبائل ویٹرنری ڈسپنسریوں کے ساتھ علاج معالجہ کی سہولت مہیا کررہا ہے۔ حکومت کا پنجاب کو منہ کھر اور بیماریوں سے بالکل پاک کرنے کا منصوبہ زیر غور ہے۔

(ج) سی ڈی اے ایکٹ 1976ء کے تحت اتھارٹی نے Managerial Body میں ضلع کے منتخب مندرجہ ذیل MNAs اور MPAs کو شامل کیا گیا ہے:۔

a) Honorable Chief Minister, Punjab	Chairman
b) MNA, Bahawalpur	Member

Member	MNA, Bahawalnagar (c
Member	MNA, Rahim Yar Khan (d
Member	MPA, Bahawalpur (e
Member	MPA, Bahawalnagar (f
Member	MPA, Rahim Yar Khan (g
Member	Chairman, P&D Deptt. Govt. of the Punjab (h
Member	Member (Colonies) BOR, Govt. of the Punjab (i
Member	Secretary Finance, Govt. of the Punjab (j
Member	Secretary Irrigation & Power, Govt. of the Punjab (k
Member/ Secretary	Managing Director, CDA (l

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

ضلع شیخوپورہ: سرکاری زمین قبضہ گروپوں سے واگزار کروانے کی تفصیلات

*329: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے ضلع شیخوپورہ میں پچھلے تین سالوں کے دوران کتنی سرکاری زمین قبضہ گروپوں سے واگزار کروائی؟

(ب) قبضہ گروپ کے لوگوں کے خلاف ایف آئی آرز درج کروائی گئی ان کے ناموں اور پتہ جات سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ اراضی جو واگزار کروائی گئی کس کس موضع جات میں تھی اور یہ ان قبضہ گروپوں کے پاس کتنے کتنے عرصے سے تھی؟

(د) ان قبضہ گروپوں سے سرکاری اراضی واگزار کروانے کے بعد ان سے کتنا کتنا جرمانہ وصول کیا گیا، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 12 جون 2013 تاریخ ترسیل 5 جولائی 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) حکومت نے ضلع شیخوپورہ میں پچھلے تین سالوں میں قبضہ گروپوں سے 2263 کنال 11 مرلے سرکاری اراضی واگزار کروائی۔

(ب) جن لوگوں کے خلاف ایف آئی آر ز درج کرائی گئی ہیں ان کے نام اور پتہ جات مندرجہ ذیل ہیں:۔

1. نتھو خان ولد عمر دراز قوم راجپوت ساکن 12/RB تحصیل صفدر آباد ضلع شیخوپورہ
2. نذیر احمد ولد محمد نور محمد قوم بھٹی ساکن 11/RB تحصیل صفدر آباد ضلع شیخوپورہ
3. محمد یعقوب ولد علی محمد قوم آرائیں ساکن 24/RB تحصیل صفدر آباد ضلع شیخوپورہ
4. عبدالغفور ولد سراج قوم آرائیں ساکن 24/RB تحصیل صفدر آباد ضلع شیخوپورہ

(ج) مندرجہ ذیل چکوک میں قبضہ گروپوں سے سرکاری اراضی واگزار کروائی گئی ہے:۔

تحصیل صفدر آباد ضلع شیخوپورہ

1. چک نمبر 12/RB عرصہ چھ سال ناجائز قابض
2. چک نمبر 11/RB عرصہ تین سال ناجائز قابض
3. چک نمبر 24/RB عرصہ چار سال ناجائز قابض
4. چک نمبر 24/RB عرصہ چار سال ناجائز قابض

تحصیل و ضلع شیخوپورہ

1. چک 532/GB (چھ سال)
2. چک 8/UCC (چار سال)
3. چک نمبر 8/UCC (چار سال)
4. چک نمبر 6/UCC (تین سال)
5. چک نمبر 522/UCC (سات سال)
6. چک نمبر 524/GB ٹبی گاڑھے شاہ (چار سال)
7. چک نمبر 529/GB مانگا (چار سال)
8. چک نمبر 525/GB (تین سال)
9. چک نمبر 522/GB (سات سال)

10. عمو نکی (دس سال)
11. چک نمبر UCC/523 (تین سال)
12. چک نمبر UCC/5 گجیانہ نو (پانچ سال)
13. چک سیٹھیاں (الاٹمنٹ نمبر 518)
14. لکڑ گل (تین سال)
15. چک نمبر UCC/523 (تین سال)
16. چک نمبر GB/460 ملی (دس سال)
17. چک نمبر GB/539 (چھ سال)
18. مدکے (تین سال)
19. موضع مکی (آٹھ سال)

تحصیل شرقپور ضلع شیخوپورہ

1. موضع چک نمبر UCC/16
2. چک نمبر GB/539 چھ سال
3. موضع چک نمبر UCC/19
4. چک نمبر UCC/20 (عرصہ ایک سال سے ناجائز قابض ہیں)

تحصیل فیروزوالا ضلع شیخوپورہ

1. ڈھاکہ (دو سال)
2. کوٹ ہدایت علی (تین سال)
3. دھوپ سڑی (چار سال)
4. دندیاں (نو سال)
5. بنسی نگر (چار سال)
6. چک نمبر UCC/50 (دو سال)

7. چک نمبر UCC/46(چھ سال)

8. چک نمبر UCC/37(تین سال)

9. شاکے(چار سال)

10. لتھے پور(دو سال)

11. گرانگ والا(دو سال)

12. فتح ریحان(تین سال)

13. محمد پور(چار سال)

14. چک نمبر 45(چار سال)

15. رتن پورہ(تین سال)

16. تلوارہ پار(دو سال)

17. گوئل(آٹھ سال)

(د)ناجائز کاشت کی مثلیں مرتب کی جارہی ہیں۔تاحال کوئی جرمانہ وصول نہیں کیا گیا۔ڈسٹرکٹ کلکٹر، شیخوپورہ کو ہدایات جاری کی گئیں کہ جرمانہ جلد از جلد وصول کیا جائے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 اگست 2014)

ضلع شیخوپورہ: جعلی اشٹام پیپرز کی فروخت ودیگر تفصیلات

*330: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں اشٹام پیپرز کی فروخت کا لائسنس کس کس کے پاس ہے، ان کے نام، ولدیت اور پتہ جات بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ شیخوپورہ میں جعلی اشٹام پیپرز کی فروخت عروج پر ہے خاص کر 100 سے لیکر 1000 روپے تک کے اشٹام جو کہ رجسٹری وغیرہ کے لئے استعمال ہوتے ہیں؟

(ج) حکومت نے کتنے لوگوں کو جعلی اشٹام فروخت کرتے ہوئے گزشتہ دو سال کے دوران پکڑا ان کے نام، پتہ جات بتائیں نیز حکومت نے ان کے خلاف کیا کارروائی کی ہے، ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 12 جون 2013 تاریخ ترسیل 5 جولائی 2013)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) بمطابق ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر ضلع شیخوپورہ میں کل 187 اشٹام فروش ہیں ان کے نام، ولدیت اور پتہ جات کی تفصیل (جھنڈی "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حسب رپورٹ ڈسٹرکٹ کلکٹر اکاؤنٹس آفیسر شیخوپورہ ضلع ہذا میں جعلی اشٹام پیپرز کی فروخت کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) حسب رپورٹ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر شیخوپورہ گزشتہ دو سال کے دوران جعلی اشٹام کی فروخت کے متعلق کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 اگست 2013)

لاہور کے ٹاؤنز میں پچھلے پانچ سالوں میں رجسٹریوں، اشٹام ڈیوٹی کی مد میں ہونے والے گھپلوں کی تفصیلات

*348: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کے ٹاؤنز میں پچھلے پانچ سال رجسٹریوں، اشٹام ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیسوں کی مد میں گھپلہ کرکے حکومت پنجاب کو بھاری مالی نقصان پہنچایا گیا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت پنجاب کو نقصان پہنچانے والے کرپٹ عناصر کے خلاف حکومت کیا کارروائی کرتی ہے؟

(ب) کیا گزشتہ پانچ سال میں اشٹام ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیسوں کی مد میں کوئی آڈٹ رپورٹ تیار کی گئی ہے تو رپورٹس کی کاپیاں ایوان میں فراہم کی جائیں، اگر نہیں تو کب تک آڈٹ کی رپورٹس مرتب ہو جائیں گی، اگر آڈٹ ہی نہیں کیا جاتا تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مارکیٹ ریٹ سے کم قیمت کی رجسٹریاں تیار کی جاتی رہی ہیں اگر جواب ہاں میں تو حکومت کا اس سلسلہ میں کیا چیک اینڈ بیلنس کا طریقہ کار ہے؟

(تاریخ وصولی 13 جون 2013 تاریخ ترسیل 11 جولائی 2013)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) پچھلے پانچ سالوں میں رجسٹریوں، اشٹام ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیسوں کی مد میں تمام سب رجسٹراروں کے دفاتر کی حسب ضابطہ پڑتال کی گئی۔ دوران پڑتال نشتر ٹاؤن اور علامہ اقبال ٹاؤن میں رجسٹریشن فیسوں کی مد میں گھپلا پایا گیا اور جو افسران / اہلکاران اس گھپلے میں ملوث پائے گئے تھے (سب رجسٹرار صاحبان، رجسٹری محرران اور کلرک دفتر خزانہ لاہور) کے خلاف تھانہ انٹی کرپشن ہیڈ کوارٹر میں FIR نمبران 2011/4,2011/97 اور 2011/98 درج کروائی گئیں۔

معاملہ تاحال محکمہ انٹی کرپشن میں زیر تفتیش ہے۔ FIR کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں میں اشٹام ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس کی مد میں باقاعدہ آڈٹ ہوا تھا اس آڈٹ کی رپورٹس کی کاپیاں جھنڈی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) جب کوئی دستاویز برائے رجسٹریشن دفتر سب رجسٹرار میں پیش کی جاتی ہے تو دستاویز میں لکھی ہوئی مالیت کا موازنہ ویلیویشن ٹیبل (جدول مالیت) جاری کردہ ضلع کلکٹر سے کیا جاتا ہے۔ اگر کسی قسم کی کوئی کمی پائی جاتی ہے تو اس پر اعتراض لگا کر کمی پوری کروائی جاتی ہے۔ مزید یہ کہ رجسٹرڈ شدہ دستاویز کا باقاعدہ آڈٹ کیا جاتا ہے اگر دوران پڑتال بھی کوئی بے قاعدگی پائی جاتی ہے تو اس کو متعلقہ سب رجسٹرار اور ضلع کلکٹر صاحب کے نوٹس میں لایا جاتا ہے تاکہ اس آڈٹ رپورٹ کی روشنی میں ضروری کارروائی کر کے کمی پوری کرائی جائے۔

(تاریخ وصولی جواب 12 فروری 2014)

بہاول پور، بہاولنگر، رحیم یار خان میں فوجی آفیسران کو زرعی اراضی الاٹ کرنے کی تفصیلات

*698: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 30 جون 2000 سے 30 جون 2013 تک بہاولپور / بہاولنگر / رحیم یار خان میں کس کس عہدہ کے فوجی آفیسر کو کس کس موضع میں کتنی کتنی زرعی اراضی الاٹ کی گئی؟

(ب) اس دوران کون کون سے فوجی آفیسر کو ان مواضعات کا نمبردار بھی بنایا گیا؟

(تاریخ وصولی 25 جون 2013 تاریخ ترسیل 14 اگست 2013)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف)30 جون 2000ء سے 30 جون 2013ء تک بہاولپور / بہاولنگر / رحیم یار خان میں مندرجہ ذیل فوجی افسران اور جوانوں کو زرعی اراضی الاٹ ہوئی۔

i	بہاولپور	276
Ii	بہاولنگر	355
iii	رحیم یار خان	603

ان الاٹمنٹس کی تفصیل جھنڈی "الف، ب، پ" پر بالترتیب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)اس عرصہ میں مندرجہ ذیل فوجی افسران کو نمبردار کیا گیا۔

i	بہاولپور	07
ii	بہاولنگر	03
iii	رحیم یار خان	--

ان کی تفصیل جھنڈی "ت / ج" پر بالترتیب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

صوبہ میں گھوڑی پال سکیم کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*832: محترمہ زیب النسأ اعوان: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبہ پنجاب میں گھوڑی پال سکیم کن کن اضلاع میں ہے ہر ضلع میں اس سکیم کا کل کتنا رقبہ ہے، علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے بیان کریں؟

(ب) گھوڑی پال سکیم کے لئے کن کن شرائط اور کتنی اراضی کا ہونا ضروری ہے؟

(ج) سال 11-2010 کے دوران کتنے لوگوں کو گھوڑی پال سکیم کے تحت رقبہ الاٹ کیا گیا تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) مذکورہ مدت کے دوران جن لوگوں کو گھوڑی پال سکیم میں شامل کیا گیا ان کے نام و پتہ جات اور موضع اراضی کی تفصیل بیان کریں؟

(تاریخ وصولی یکم جولائی 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) گھوڑی پال سکیم فیصل آباد، سرگودھا، خانیوال، اوکاڑہ، ساہیوال کے اضلاع میں جاری کی گئی تھی ضلع وار رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ فیصل آباد = 2822 ایکڑ 2 کنال

2۔ اکاوڑہ = 374 ایکڑ 5 کنال 15 مرلے

3۔ خانیوال = 29750 ایکڑ

4۔ ساہیوال = 48925 ایکڑ

5۔ سرگودھا = 6779 ایکڑ، 5 کنال 15 مرلے

(ب) گورنمنٹ آف پنجاب کالونیز ڈیپارٹمنٹ نے نوٹیفیکیشن نمبری No.4292-2537-CLI/83 مورخہ 1983-08-09 میں شرائط جاری کی ہیں۔ نوٹیفیکیشن کی کاپی جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کی چیدہ چیدہ شرائط درج ذیل ہیں:۔

1) گورنمنٹ کو مزارعین کے انتخاب میں مکمل اختیار ہو گا۔

2) مزارع صرف اراضی افزائش نسل برائے حیوانات (گھوڑی / گائے) کے لئے استعمال کرے گا۔

3) مزارع گورنمنٹ سے وفادار رہے گا۔

4) مزارع گورنمنٹ، سیمی گورنمنٹ یا خود مختار ادارے کا ملازم نہ ہو گا۔ مزارع اس علاقے میں رہنے کا پابند ہو گا جس میں زمین واقع ہے۔ لیکن بعض حالات میں مزارع اپنی عارضی غیر موجودگی میں ایک بااختیار ایجنٹ مقرر کر سکے گا جس کی منظوری ڈائریکٹر ریمونٹ ویٹرنری فارم سے لینا ہو گی۔

5) مزارع بذریعہ انتقال، رہن وغیرہ حقوق فروخت یا منتقل کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔
6) مزارع کو نہ زمین خریدنے کا حق ہوگا اور نہ ہی وہ قابض مزارع کہلوانے کا حقدار ہوگا۔
7) زمین کا قبضہ لینے کے چھ مہینے کے اندر اندر مزارع کا اس موضع میں رہائش رکھنا ضروری ہے اور جانوروں کے لیے اسطبل کی تعمیر ڈائریکٹر ریمونٹ اور ویٹرنری فارمز کی ہدایت اور سفارشات کے مطابق کرے گا۔
8) مزارع جب اور جہاں معائنہ کے لئے ضرورت ہوگی سٹاک پیش کرنے کا پابند ہوگا۔ ڈائریکٹر کسی بھی وقت یا اس کا کوئی نمائندہ زمین کا معائنہ کرنے کے لئے بااختیار ہوگا۔
9) جانوروں کی نسل کے بارے فیصلہ کرنے میں ڈائریکٹر بااختیار ہوگا۔ مزارعہ درآمدی جانور کی صورت میں ایک سال جبکہ مقامی جانور کی صورت میں چھ ماہ میں گھوڑی، گائے یا بھیڑ رکھنے کا پابند ہوگا جو نسل کشی کے لئے مناسب ہو، پیمانہ درج ذیل ہوگا۔
a) 50 ایکڑ رقبہ میں ایک درآمدی گھوڑی یا (2) درآمدی گائے
b) 25 ایکڑ رقبہ پر ایک مقامی گھوڑی یا ایک مقامی گائے۔
c) پانچ کنال رقبہ پر ایک بھیڑ

(ج) سال 2011-2010 میں الاٹ شدہ رقبہ اور الاٹی کی تفصیل درج ذیل ہے۔ تفصیل جھنڈی "الف" اور "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

	ضلع	تعداد الاٹیاں	رقبہ مرلے، کنال، ایکڑ
1	اوکاڑہ	15	374-05-15
2	فیصل آباد	79	436-04-07
3	ساہیوال	-	---
4	خانیوال	-	---
5	سرگودھا	-	---

(د)مذکورہ مدت میں رقبہ صرف ضلع اوکاڑہ اور فیصل آباد میں الاٹ کیا گیا۔ باقی اضلاع میں رقبہ تقسیم نہ ہوا ہے۔الاٹ شدہ رقبہ کی تفصیل جھنڈی "الف" اور "ب" ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دی گئی ہے۔

	ضلع	تعداد الاٹیاں	رقبہ
1	اوکاڑہ	15	جھنڈی(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2	فیصل آباد	79	جھنڈی(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب2جنوری2014)

لاہور:سرکاری اراضی پر قبضہ کی تفصیلات

*1056: محترمہ زیب النسأ اعوان: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع بھنگالی لاہور کینٹ میں سال1995-96 میں سرکاری زمین 416 کنال13مرلے تھی؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران اس اراضی پر کن کن لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا،ان کے نام وپتہ جات اور زیر قبضہ اراضی کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ قبضہ محکمہ کے افسران کی ملی بھگت سے ہوا،اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے ان ملازمین کے خلاف کوئی انکوائری کی تو اس انکوائری میں ملوث ملازمین کو کیا کیا سزا دی گئی،ان کے نام،عہدہ اور گریڈ بیان کریں؟

(د) کیا حکومت ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی کو واگزار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی03جولائی2013 تاریخ ترسیل5اگست2013)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) بروئے رجسٹر حقداران زمین سال1995-96ء سرکاری زمین416-k 13-M ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ کھاتہ جات 161-K 01 M

2۔ راستہ / سڑک	13-M	158-K
3۔ آبادی	03-M	56-K
4۔ قبرستان	17-M	23-K
5۔ سکول	01-M	08-K
6۔ بنجر	19-M	08-K
کل میزان:	14-M	416-K

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران سرکاری اراضی پر کوئی قبضہ نہ ہوا ہے۔

(ج) چونکہ کوئی قبضہ سرکار زیر نہ ہوا ہے تو کسی افسر کی ملی بھگت کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوتا ہے۔

(د) جواب جزو (ب) میں درج ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

ضلع جہلم: سرکاری اراضی و دیگر تفصیلات

*1186: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں سرکاری اراضی کس کس موضع میں کتنی کتنی ہے؟

(ب) کتنی اراضی لیز/پٹہ / ٹھیکہ پر دی گئی ہے اور اس سے سالانہ کتنی رقم حکومت کو وصول ہو رہی ہے؟

(ج) کتنی اراضی خالی اور بنجر کس کس جگہ پر پڑی ہے؟

(د) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے، ان کے نام، ولدیت اور پتہ جات اور موضع مع سرکاری اراضی کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروانے اور اس کو بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 09 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) ضلع جہلم میں کل 385574 ایکڑ، 01 کنال، 03 مرلے سرکاری رقبہ اراضی موجود ہے۔
جس کی موضع وار / (تحصیل دار) تفصیل جھنڈی: "الف"، "ب"، "ج"، "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 13 مرلے رقبہ موبی لنک ٹیلی فون کمپنی اور 02 کنال رقبہ محکمہ انٹیلی جنس بیورو کو بحکم بورڈ آف ریونیو پنجاب، لیز پر دیا گیا ہے جس سے منجملہ سالانہ آمدن -/2,18,000 (2 لاکھ 18 ہزار) روپے حکومت پنجاب کے خزانہ میں جمع ہوتی ہے۔

(ج) ضلع جہلم کی کل زمین 385574 ایکڑ 1 کنال 3 مرلہ میں سے 109579 ایکڑ 1 کنال 12 مرلہ رقبہ مختلف محکمہ جات کے زیر قبضہ ہے۔ جبکہ خالص بقایا سرکار 275994 ایکڑ 7 کنال 11 مرلہ ہے جو رکھ سرکار اور بنجر ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

تحصیل جہلم	135-Acre 5k-6-M
تحصیل دینہ	73-Acre 1-K 9-M
تحصیل سوہاوہ	10253-Acre 7-K 14-M
تحصیل پنڈدادن خان	265532-Acre 1-K 2-M
میزان	275994-Acre 7-K 11-M

(د) کوئی سرکاری اراضی زیر ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(ہ) تاحال ضلع میں ایسی کوئی اراضی ناجائز قابضین کے پاس نہ ہے۔ حکومتی پالیسی ہے کہ زرعی سرکاری اراضی بذریعہ نیلام عام کاشت کاری کے لئے دی جاتی ہے۔ تاہم اس میں ناجائز قابضین کو پہلا حق دیا جاتا ہے اگر وہ دیگر شرائط پوری کرتا ہو۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 11 جنوری 2014)</u>

ضلع جہلم: محکمہ مال و کالونیز کی ملکیتی اراضی و الاٹمنٹ کی تفصیلات

*1227: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2008 تا حال ضلع جہلم میں محکمہ کی ملکیتی کتنی اراضی کتنے افراد کو الاٹ یا فروخت کے ذریعے دی گئی ہے، ان افراد کے نام مع اراضی کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) یہ اراضی کن کن افسران و اہلکاران کے احکامات سے الاٹ کی گئی، ان کے نام، عہدہ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 10 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) سال 2008ء تا حال ضلع جہلم میں کوئی اراضی کسی شخص کو الاٹ یا فروخت نہ کی گئی ہے۔

(ب) کسی افسر، اہلکار نے کوئی اراضی الاٹ نہ کی ہے۔

مزید برآں حکومت وقت سرکاری زمینوں کی Disposal اور انتظام کے بارے ایک شفاف پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ سابقہ دور حکومت نے اپنے صوابدیدی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے بہت سی سرکاری املاک Sale by Private Treaty کے تحت اپنے منظور نظر لوگوں کو ارزاں نرخوں پر فروخت کیں۔ ایسے 68 کیسز کی بابت ایک مقدمہ سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ موجودہ حکومت نے نا صرف ایسی فروخت شدہ زمینوں کو منسوخ کیا بلکہ Sale by Private Treaty کی پالیسی پر پابندی عائد کی۔

(تاریخ وصولی جواب 10 مارچ 2014)

ضلع فیصل آباد: سرکاری رقبہ و دیگر تفصیلات

*1566: میاں طاہر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں سرکاری رقبہ کہاں کہاں موجود ہے؟

(ب)اس پر کتنا رقبہ خالی، بنجر اور غیر آباد ہے، نیز یہ کہاں کہاں موجود ہے؟

(ج) کتنا رقبہ پٹہ / لیز/ ٹھیکہ پر ہے۔اس سے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران حکومت کو کتنی آمدن ہوئی ہے؟

(د) کتنا رقبہ پر ناجائز قابضین نے قبضہ کر رکھا ہے اور یہ رقبہ مع قابضین کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) ناجائز قابضین سے قبضہ کب تک واگزار کروالیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 25 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 19 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع بھر میں رقبہ بقدر 235467 کنال 14 مرلے ہے۔ چکوک اور رقبہ کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع بھر میں رقبہ خالی بنجر اور غیر آباد تعدادی 75436 کنال 17 مرلے ہے اور رقبہ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع بھر میں کل رقبہ 136339 کنال 11 مرلے پٹہ لیز ٹھیکہ پر ہے آمدن سال

2012۔2011ء مبلغ 97828612 روپے اور آمدن سال 2013۔2012ء مبلغ

26100953 روپے ہے تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ناجائز قابضین رقبہ بقدر 3896 کنال 01 مرلہ پر قابض ہیں تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ناجائز قابضین کے خلاف رقبہ واگزار کروانے کی کارروائی زیر عمل ہے اور 4 ماہ کے عرصہ کے اندر رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کروالیا جائے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)</u>

فیصل آباد: تحصیلدار و نائب تحصیلداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1567: میاں طاہر: کیاوزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فیصل آباد میں اس وقت کتنے تحصیل دار اور نائب تحصیل دار کام کر رہے ہیں اور کس کس ونگ / شعبہ میں کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس تحصیل میں اس کیٹیگری کی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی خالی ہیں؟

(ج) اس وقت ان اسامیوں پر کون کون ملازمین کام کر رہے ہیں، ان کے نام، پتہ جات، ڈومی سائل اور عرصہ تعیناتی متعلقہ تحصیل کا بتائیں؟

(د) ان میں سے کس کس ملازم کے خلاف کس کس بناء پر کہاں کہاں انکوائریاں چل رہی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس تحصیل میں تین سال یا اس سے زائد عرصہ سے تعینات ان ملازمین کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 25 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 19 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) تحصیل فیصل آباد میں اس وقت صرف ایک تحصیلدار بطور تحصیلدار سٹی فیصل آباد کام کر رہا ہے۔ جبکہ تحصیل فیصل آباد صدر کی سیٹ خالی ہے۔ اور آمدہ جواب کمشنر فیصل آباد کے مطابق 06 نائب تحصیلدار کام کر رہے ہیں اور محکمہ ریونیو میں ہی اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) اس وقت تحصیل فیصل آباد میں اس کیٹیگری کی دو (2) اسامیاں ہیں ان میں سے ایک اسامی پر تحصیلدار بطور تحصیلدار سٹی کام کر رہا ہے جبکہ ایک اسامی تحصیل فیصل آباد صدر خالی ہے اور آمدہ جواب کمشنر فیصل آباد کے مطابق نائب تحصیلداران کی 08 اسامیاں ہیں اس وقت تحصیل فیصل آباد سٹی میں نائب تحصیلدار کی 01 اسامی اور تحصیل فیصل آباد صدر میں 01 اسامی خالی ہے۔

(ج) اس وقت مجاہد ضیاء تحصیلدار بطور تحصیلدار فیصل آباد سٹی مورخہ 12-09-2013 سے کام کر رہا ہے۔ جس کا ڈومی سائل لاہور کا ہے اور پتہ مندرجہ ذیل ہے:۔

بالمقابل پولیس اسٹیشن گوالمنڈی لاہور

جبکہ ایک اسامی تحصیل فیصل آباد صدر خالی ہے۔

اور آمدہ جواب کمشنر فیصل آباد کے مطابق نائب تحصیلدار تحصیل سٹی و صدر میں 06 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس وقت کسی تحصیلدار کے خلاف کسی بناء پر کہیں بھی کوئی انکوائری نہ چل رہی ہے اور آمدہ جواب کمشنر فیصل آباد کے مطابق جملہ نائب تحصیلداران کے خلاف بھی کوئی انکوائری نہ ہے۔

(ہ) تحصیلدار فیصل آباد سٹی کی تعیناتی 12-09-2013 کو ہوئی ہے اور آمدہ جواب کمشنر فیصل آباد کے مطابق جملہ نائب تحصیلدار صاحبان کی تعیناتی 2013 میں کی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 27 نومبر 2013)</u>

<u>ضلع لیہ: سرکاری اراضی لینڈ مافیا سے واگزار کروانے کی تفصیلات</u>

*1636: <u>سردار قیصر عباس خان مگسی</u>: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لیہ میں پندرہ / بیس سال سے لینڈ مافیا نے ہزاروں ایکڑ سرکاری اراضی جعلسازی سے اپنے نام کرائی ہوئی ہے جس میں رانا شہادت علی اور راؤ عبدالوحید کے نام سر فہرست ہیں؟

(ب) لینڈ مافیا کے ان سرغنوں کے خلاف حکومتی سطح پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اگر نہیں لائی گئی تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع لیہ میں زائد از استحقاق رقبہ ایڈجسٹ ہوتا رہا ہے جس میں سے تقریباً 3600 ایکڑ رقبہ غلط ایڈجسٹمنٹ کی بناء پر چیف سیٹلمنٹ کمشنر صاحب نے خارج کر دیا ہے۔ جس کے

خلاف مقدمات مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ راؤعبدالوحید نے مختلف الاٹیوں کے نام رقبہ 49800 کنال بحیثیت مختیار عام الاٹ وایڈجسٹ کروایا۔ اس الاٹمنٹ / ایڈجسٹمنٹ کی انکوائری جناب چیف سیٹلمنٹ کمشنر صاحب کر رہے ہیں۔ اس طرح رانا شہادت علی اپنے والد کے نام رقبہ تعدادی 5096 کنال تحصیل چوبارہ میں ایڈجسٹ کروایا اور ڈسٹرکٹ کلکٹر لیہ نے مورخہ 1998-06-02 کو اس رقبہ میں سے رقبہ تعدادی 2873 کنال بوگس و فرضی ثابت ہونے کی بناء پر خارج کر دیا۔ اس اراضی کے بارے میں مختلف عدالتوں / بشمول ہائی کورٹ مقدمات زیر سماعت ہیں۔

(ب) لینڈ مافیا کے سرغنوں کے خلاف مقدمات نمبر 2000/9 (سرکار بنام مسماۃ فاطمہ وغیرہ)، 2000/10 (سرکار بنام چاند خان وغیرہ)، 2000/11 (سرکار بنام محمد عاشق وغیرہ)، 2000/12 (سرکار بنام عنایت بیگم وغیرہ)، 2000/13 (سرکار بنام فتح محمد وغیرہ)، 2000/14 (سرکار بنام حسن محمد وغیرہ)، 2000/18 (پولیس اسٹیشن چوبارہ بنام نور محمد وغیرہ) درج کرائے گئے۔ کیس اعلیٰ عدالتوں میں زیر سماعت ہونے کی وجہ سے فوجداری مقدمات پینڈنگ ہیں۔ لینڈ مافیا سے تقریباً 3600 ایکڑ رقبہ چیف سیٹلمنٹ کمشنر / ممبر جوڈیشل V، بورڈ آف ریونیو پنجاب کے حکم سے خارج کیا گیا۔ کافی رقبہ کے اخراج کے لئے انکوائری چیف سیٹلمنٹ کمشنر / ممبر جوڈیشل V کر رہے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 7 فروری 2014)</u>

<u>ضلع لیہ: محکمہ مال کی اراضی پر ناجائز قابضین کی تفصیلات</u>

*1637: <u>سردار قیصر عباس خان مگسی</u>: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لیہ میں محکمہ مال کی زمین پر کتنے لوگ ناجائز قابض ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) گورنمنٹ نے اب تک ان ناجائز قابضین کے خلاف کیا کارروائی کی ہے، اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا گورنمنٹ ان زمینوں کو جو ناجائز قابضین کے تصرف میں ہیں، پٹے پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

(تاریخ وصولی 30 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 30 ستمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) محکمہ مال کا رقبہ 15392 ایکڑ ناجائز قابضین کے پاس ہے جن کی تعداد 547 تفصیل بر جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس میں سے رقبہ تعدادی 14954 ایکڑ زیر Litigation ہے اور کیسز مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ جس کی تفصیل بر جھنڈی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ باقی 438 ایکڑ رقبہ پر ناجائز قابضین کے خلاف زیر دفعہ 34۔32 کالونی ایکٹ کے تحت نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔

(ب) جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کل رقبہ 15392 ایکڑ جو ناجائز قابضین کے پاس ہے میں سے 14954 ایکڑ زیر Litigation ہے۔ باقی ماندہ رقبہ 438 ایکڑ پر ناجائز قابضین کے خلاف زیر دفعہ 34۔32 کالونی ایکٹ کے تحت نوٹس جاری کئے گئے ہیں نیز ناجائز قابضین کے خلاف تاوان کی امثلہ جات مرتب کر دی گئی ہیں کارروائی ہو رہی ہے۔

(ج) جس قدر رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار ہو گا اسے گورنمنٹ پنجاب کی پالیسی کے مطابق پٹہ یا دیگر مفاد عامہ کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 3 جنوری 2014)

صوبہ میں لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزیشن کی تفصیلات

*1652: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا کام سال 2007 میں شروع ہوا اور اس پر خرچ کا تخمینہ 5 ارب 67 کروڑ 20 لاکھ روپے لگایا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبے کو سال 2012 میں مکمل ہونا تھا؟

(ج)مذکورہ بالا منصوبے کی بروقت عدم تکمیل سے اس کی لاگت میں کتنا اضافہ ہوااور اب یہ منصوبہ کب تک مکمل کر لیا جائے گا؟

(د)اس منصوبے کی تکمیل کے لئے کتنا بیرونی قرضہ لیا گیااور اس پر کتنا مارک اپ ادا کیا جاتا ہے؟

(تاریخ وصولی یکم اگست 2013 تاریخ ترسیل 2 اکتوبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست نہ ہے لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا منصوبہ ورلڈ بینک کے تعاون سے 2007ء میں پنجاب کے صرف 18 اضلاع کے لئے شروع کیا گیا تھااور اس وقت خرچ کا تخمینہ 3 ارب 11 کروڑ 50 لاکھ روپے لگایا گیا تھا۔یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ 2009ء میں صوبہ پنجاب کے تمام 36 اضلاع میں لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے منصوبہ کا دائرہ کار پھیلا دیا گیااور اس منصوبہ کا موجودہ تخمینہ 11 ارب 20 کروڑ روپے لگایا گیا ہے لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے منصوبہ پر عملی کام 2010ء میں سافٹ ویئر کی تکمیل کے بعد شروع کیا گیا۔

(ب) 2007ء میں صوبہ پنجاب کے 18 اضلاع کی لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کی تکمیل 2012ء میں خیال کی گئی تھی۔

(ج) جیسا کہ اوپر (الف) اور (ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ 2007 میں پنجاب کے 18 اضلاع میں لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا کام شروع کیا گیا تھااور 2009ء میں اس کا دائرہ کار پنجاب کے تمام 36 اضلاع تک وسیع کر دیا گیا تھا لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا موجودہ تخمینہ 11 ارب 20 کروڑ روپے چند وجوہات کی بناء پر (جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں) لگایا گیا ہے اور اس کا PC-1 ECNEC سے منظور کروالیا گیا ہے نئے PC-1 پراجیکٹ کی تکمیل کی تاریخ جون 2014 تجویز کی گئی ہے۔

(د) لینڈ ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کے لئے 115.650 ملین امریکن ڈالرز کا نرم شرائط پر قرضہ لیا گیا ہے اور مارک اپ کی شرح 0.75 فیصد سالانہ ہے اور یہ قرضہ 25 سال کی مدت میں 2017ء سے 2041ء کے دوران واپس کرنا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 نومبر 2014)

ضلع پاکپتن: سیلاب سے متاثرہ دیہات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2128: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2013 میں آنے والے سیلاب سے ضلع پاکپتن کے کتنے گاؤں متاثر ہوئے ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) متاثرین سیلاب کی بحالی کے لئے حکومت پنجاب نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں نیز کیا ان اقدامات میں مالی امداد اور کسانوں کی فصلوں کے نقصان کا ازالہ بھی شامل ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ سال میں متاثرین سیلاب کو مالی امداد فراہم کرنے کا اعلان کیا گیا ہے اگر ہاں تو کتنی مالی امداد کی جائے گی، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 23 اگست 2013 تاریخ ترسیل 20 نومبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) 2013ء میں آنے والے سیلاب سے ضلع پاکپتن کے کل 34 عدد مواضعات / چکوک جزوی طور پر متاثر ہوئے تھے۔ جن موضعات میں فصلات کو 50% سے زائد نقصان تھا ان کو آفت زدہ قرار دیا گیا۔ مکمل تفصیل بغرض ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) متاثرین سیلاب کی بحالی کے لئے حکومت پنجاب کی جانب سے بذریعہ نوٹیفیکیشن نمبری PDMA-2013/367/CR.III-228 مورخہ 05-10-2013 بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور 3 مواضعات (کھگہ، قادر بخش بلوچ اور اراضی جند اکرم) کو آفت زدہ قرار دیا گیا اور ترقی فنڈ، لوکل ریٹ، زرعی انکم ٹیکس اور آبیانہ برائے فصل خریف سال 2013 معاف کر دیئے گئے۔

(ج)حکومت پنجاب کی مروجہ پالیسی کے مطابق قدرتی آفت سے مکمل طور پر تباہ شدہ مکان کے لئے مبلغ -/30,000روپے معاوضہ اور جزوی طور پر تباہ شدہ مکان کے لئے مبلغ -/15,000 روپے معاوضہ ادا کیا جاتا ہے لیکن ضلعی انتظامیہ پاکپتن کی طرف سے مکانات کے نقصانات کی کوئی رپورٹ نہ تھی اس لئے کوئی مالی امداد فراہم نہیں کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 10 جنوری 2014)

ضلع نارووال: محکمہ مال کی اراضی و دیگر تفصیلات

*2240:جناب اویس قاسم خان: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع نارووال میں محکمہ کی کتنی اراضی کس کس مقام پر ہے؟

(ب)مذکورہ اراضی میں سے کتنی لیز/پٹہ / ٹھیکہ پر دی گئی ہے اور اس سے سالانہ کتنی آمدن حکومت کو وصول ہو رہی ہے نیز کتنی اراضی خالی اور بنجر کس کس مقام پر ہے؟

(ج) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے ان کے نام، ولدیت، پتہ جات اور موضع کی تفصیل بتائیں؟

(د) کیا حکومت ناجائز قابضین سے سرکاری اراضی واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 29 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 4 نومبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع نارووال میں کوئی کالونی رقبہ نہ ہے۔

(ب) کیونکہ کوئی کالونی رقبہ ضلع نارووال میں موجود نہ ہے اسلئے کالونی ایکٹ 1912ء کے تحت کسی کو بھی رقبہ الاٹ نہ کیا جا سکتا ہے۔

(ج) کیونکہ کوئی کالونی رقبہ ضلع نارووال میں موجود نہ ہے اس لئے ناجائز قابضین بھی نہ ہیں۔

(د) کیونکہ کوئی کالونی رقبہ ضلع نارووال میں موجود نہ ہے اس لئے زمین واگزار کروانے کی کوئی قانونی کارروائی عمل میں نہ لائی جا سکتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

ضلع رحیم یار خان: بے زمین اور چھوٹے کاشتکاروں کو اراضی الاٹ کرنے کی تفصیلات

*2705: قاضی احمد سعید: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب حکومت نے 2003 میں صوبہ کے بے زمین اور چھوٹے کاشتکاروں کے لئے نوٹیفکیشن نمبر 1921CL(I)/2003۔3040 کے تحت زمین کی الاٹمنٹ سکیم شروع کی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کے تحت ضلع رحیم یار خان کے بے زمین اور چھوٹے کاشتکاروں کو زمینیں الاٹ کی گئیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ کاشتکاروں اور درخواست گزاروں کو صرف اسناد دی گئیں اور مطلوبہ قسط اور فیس بھی بنک میں جمع کروانے کے باوجود انہیں آج تک زمین الاٹ نہیں کی گئی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور ہائی کورٹ بہاول پور بینچ نے فیصلہ دیا کہ باقی ماندہ درخواست گزاروں کو بھی مقررہ تاریخ تک زمین الاٹ کی جائے لیکن اس کے باوجود ابھی تک زمینیں ضلع رحیم یار خان کے باقی درخواست گزاروں کو الاٹ نہیں کی گئیں؟

(ہ) حکومت کب تک باقی درخواست گزاروں کو بھی زمین الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو تاخیر کی وجوہات؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 26 دسمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) مستحق درخواست گزاروں کو اسناد جاری ہونے کے بعد باضابطہ طور پر الاٹمنٹ آرڈر جاری کئے گئے اور انہوں نے حسب ضابطہ اقساط بھی جمع کروائیں دیگر درخواست گزاران کو بورڈ آف ریونیو کی ہدایات نمبری 1298CL۔I/2011۔4392 مورخہ 13۔08۔2011

اور نمبری I-CL-994/2012-4786 مورخہ 05-09-2012 کے تحت نہ تو باضابطہ الاٹمنٹ آرڈر جاری کیا گیا اور نہ ہی ان سے اس بابت کوئی فیس/قسط بینک میں جمع کرائی گئی۔

(د) عدالت عالیہ ہائی کورٹ سے ایسا کوئی حکم موصول نہیں ہوا ہے اور نہ ہی سوال میں کسی رٹ پٹیشن کا ذکر کیا گیا ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب نے سال 2003ء میں نوٹیفیکیشن

نمبری CL(1)-1921/2003-3040 مورخہ 01-09-2003 کے تحت یہ سکیم شروع کی تھی اب یہ سکیم ختم ہو چکی ہے اب گورنمنٹ کی حالیہ پالیسی نمبری

I-CL-931/2013-916 اور I-CL-932/2013-917 مورخہ

26-11-2013 عارضی کاشت سکیم جاری کی گئی ہے جو کہ مورخہ 31-12-2015 تک جاری رہے گی۔ جملہ مستحقین اس میں شامل ہو کر اراضی سرکار حسب شرائط حاصل کر سکتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

ضلع گوجرانوالہ: محکمہ مال کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2864: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں رجسٹری، ہبہ اور دیگر مدوں میں 2010ء سے آج تک کل کتنی رقم حاصل ہوئی، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) رجسٹری برانچ کے کتنے دفاتر گوجرانوالہ میں کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان دفاتر میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(د) ان میں سے کتنے ملازمین کے خلاف اس وقت کس کس بناء پر محکمانہ کارروائی اور قانونی کارروائیاں چل رہی ہیں، آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 04 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 20 دسمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) بمطابق رپورٹ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر ضلع گوجرانوالہ میں رجسٹر ڈ شدہ دستاویزات کی مد میں درج ذیل آمدن ہوئی ہے۔

سال	اشٹام ڈیوٹی	رجسٹریشن فیس	CVT
2010-2011	376462402/-	205734853/-	46703526/-
2011-2012	466067601/-	209586077/-	78557438/-
2012-2013	437803071/-	219671419/-	93884660/-
2013-2014 (1-7-2013تا30-11-2013)	178018730/-	88227045/-	43437248/-

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں رجسٹری برانچ کے درج ذیل دفاتر قائم کئے گئے ہیں۔

	نام دفتر	مقام
1	اربن-I	ہیڈکوارٹر گوجرانوالہ
2	اربن-II	ہیڈکوارٹر گوجرانوالہ
3	رورل	تحصیل آفس گوجرانوالہ
4	کامونکی	تحصیل آفس کامونکی
5	واہنڈو	سب تحصیل آفس واہنڈو
6	وزیر آباد	تحصیل آفس وزیر آباد
7	علی پور چٹھہ	سب تحصیل آفس علی پور چٹھہ
8	نوشہرہ ورکاں	سب تحصیل آفس نوشہرہ ورکاں

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں رجسٹری برانچ کے دفاتر میں تعینات ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اربن-I گوجرانوالہ

نام دفتر	نام اہلکار	عہدہ	گریڈ	عرصہ تعیناتی
اربن-I گوجرانوالہ	سلمان عبداللہ	جونیئر کلرک (رجسٹری محرر)	7	13-10-11تاحال
اربن-I گوجرانوالہ	غلام محمد منشاء	جونیئر کلرک (رجسٹری محرر)	7	13-10-11تاحال

اربن۔Iگوجرانوالہ	حفیظ اللہ	نائب قاصد	1	13-10-11تاحال
اربن۔Iگوجرانوالہ	نوید یوسف	نائب قاصد	1	13-10-11تاحال

اربن۔IIگوجرانوالہ

نام دفتر	نام اہلکار	عہدہ	گریڈ	عرصہ تعیناتی
اربن۔IIگوجرانوالہ	محمد شفیق رضا	جونیئر کلرک(رجسٹری محرر)	7	13-10-11تاحال
اربن۔IIگوجرانوالہ	شہزاد اکبر	جونیئر کلرک(رجسٹری محرر)	7	13-10-11تاحال
اربن۔IIگوجرانوالہ	محمد منشاء	نائب قاصد	1	13-10-11تاحال

رورل گوجرانوالہ

نام اہلکار	عہدہ	گریڈ	عرصہ تعیناتی
سرفراز احمد	جونیئر کلرک(رجسٹری محرر)	7	13-10-11تاحال
پروش علی	جونیئر کلرک(رجسٹری محرر)	7	13-10-11تاحال
امجد اقبال	جونیئر کلرک(رجسٹری محرر)	7	13-10-11تاحال
کامران صدیقی	نائب قاصد	1	13-10-11تاحال
محمد ارشد	نائب قاصد	1	13-10-11تاحال

وزیر آباد	نور خان	جونیئر کلرک(رجسٹری محرر)	7	2013-08-31تاحال
علی پور چٹھہ	ظفر عباس	جونیئر کلرک(رجسٹری محرر)	7	2012-08-28تاحال
نوشہرہ ورکاں	شہزاد اختر نوید	جونیئر کلرک(رجسٹری محرر)	7	2013-10-23تاحال
تحصیل کامونکی	محمد افضل	جونیئر کلرک(رجسٹری محرر)	7	2013-08-12تاحال

	محمد اشرف	جونیئر کلرک(رجسٹری محرر)	7	2013-09-26تاحال
واہنڈو	نوید اقبال	جونیئر کلرک(رجسٹری محرر)	7	2013-09-05تاحال

(د)مذکورہ ملازمین کے خلاف کوئی محکمانہ یا قانونی کارروائی جاری نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27جنوری 2014)

ضلع لاہور: لینڈ مافیا کے قبضہ سے واگزار کروائی گئی اراضی و دیگر تفصیلات

*2876: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیرمال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں سال 2011 کے دوران محکمہ مال نے لینڈ مافیا کے قبضے سے کل کتنی زمین واگزار کرائی نیز یہ زمین کہاں کہاں پر واقع تھی؟

(ب) ضلع لاہور میں سال 2011 کے دوران محکمہ مال نے لینڈ مافیا کے خلاف کیا کیا کارروائی کی نیز اس میں ملوث کل کتنے افراد کو گرفتار، جرمانہ وسزائیں دی گئی اور جرمانے کی مد میں حکومت کو کل کتنی رقم موصول ہوئی؟

(تاریخ وصولی 04 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 23 جنوری 2014)

جواب

وزیرمال وکالونیز

(الف) 2011-2012ء کے دوران ضلعی لاہور میں کل 6978 کنال 08 مرلے 192 فٹ سرکاری رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کروایا گیا:

1۔ تحصیل سٹی 1569-K 04-M 39-Sq.ft.

2۔ تحصیل ماڈل ٹاؤن 1085-K 13-M

3۔ تحصیل رائیونڈ 3339-K 01-M 100 Sq.ft

4۔ تحصیل شالیمار 769K- 15-M 153-Sq.ft

5۔ تحصیل کینٹ 214-K 14-M 125-Sq.ft

کل میزان 6978-K 08-M 192-Sq.ft.

(ب) کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2104)

صوبہ میں تحصیلداروں، نائب تحصیلداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2912: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیاوزیرمال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ مال میں کتنے تحصیلدار، نائب تحصیلدار اور قانونگو کام کر رہے ہیں؟

(ب) صوبہ میں تحصیلدار، نائب تحصیلدار اور قانونگو کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں، ان پر تعیناتی کیوں نہیں کی جارہی ہے؟

(ج)قانونگو، نائب تحصیلدار اور تحصیلداروں کو ترقیوں کے لئے آخری دفعہ کب ڈی پی سی کی میٹنگ ہوئی؟

(د)اس میٹنگ میں کن کن اسامیوں کی ترقیوں کی سفارش کی گئی؟

(ہ)اس وقت صوبہ میں کتنے تحصیلدار، نائب تحصیلدار اور قانونگو کے ترقیوں کے کیسز زیر التواء ہیں؟

(و) حکومت ان ملازمین کی ترقیوں کے لئے کب تک ڈی پی سی کی میٹنگ طلب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 08 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 9 دسمبر 2013)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) محکمہ مال میں اس وقت 144 تحصیلدار جبکہ 53 تحصیلدار دوسرے محکموں میں ڈیپوٹیشن پر کام کر رہے ہیں، 12 تحصیلدار تعیناتی کے انتظار میں ہیں جبکہ 04 تحصیلدار معطل ہیں اور 03 تحصیلدار چھٹی پر ہیں اور جملہ ہائے کمشنرز پنجاب سے آمدہ رپورٹ کے مطابق 525 نائب تحصیلدار اور 936 قانونگو کام کر رہے ہیں۔

(ب) صوبہ میں تحصیلدار کی اسامیاں مندرجہ ذیل تین محاذ پر پُر کی جاتی ہیں۔

1۔ 30 فیصد ڈائریکٹ کوٹہ

2۔ 53 فیصد پروموشن کوٹہ

3۔ 17 فیصد منسٹریل کوٹہ

اس وقت تحصیلداروں کی 106 اسامیاں (51+53+02) خالی ہیں اور جملہ ہائے کمشنرز پنجاب سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق 145 نائب تحصیلداروں کی اور 280 اسامیاں قانونگو کی خالی ہیں، تاہم خالی اسامیوں کے محاذ تعیناتی کے لئے مختلف انتظامی امور حائل ہیں جن میں متنازعہ سنیارٹی لسٹ، معاملات زیر سماعت عدالت ہائے اور اہلکاران کی انکوائریاں شامل ہیں مزید براں ان خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لیے ڈائریکٹ کوٹہ کے محاذ 45 اسامیاں پر کرنے کے لیے ریکوزیشن

پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھجوائی جاچکی ہے جبکہ پر موشن کوٹہ کے محاذ خالی اسامیاں پر کرنے کیلئے مورخہ 2014-01-22 کو ڈی پی سی کی گئی تھی جس میں گیارہ (11) اہل عارضی تحصیلداروں کو بطور مستقل تحصیلدار ترقی دینے کی سفارش کی تھی۔

(ج) تحصیلداران BS-16 سے بطور PMS آفیسر BS-17 میں ترقی کے لیے آخری دفعہ ڈی پی سی کی میٹنگ مورخہ 2014-02-22 ایس اینڈ جی اے ڈی نے منعقد کی تھی۔

تحصیلداروں کی ترقی کے لیے آخری دفعہ ڈی پی سی کی میٹنگ بورڈ آف ریونیو پنجاب میں مورخہ 2014-01-22 کو منعقد ہوئی تھی جس میں قانون کے مطابق (11) گیارہ عارضی تحصیلداروں کو بطور مستقل تحصیلدار کرنے کی سفارش کی تھی۔ جملہ ہائے کمشنرز پنجاب سے آمدہ رپورٹ کے مطابق قانونگو کی ترقی کے لیے ڈویژن کی سطح پر وقتاً فوقتاً خالی اسامیوں کے لیے ڈی پی سی کی میٹنگ منعقد ہوتی رہتی ہے۔ تاہم کچھ ڈویژنوں میں قانونگو کی متنازعہ سنیارٹی فہرست زیر سماعت عدالت ہائے اور اہلکاران کی انکوائریاں ڈی پی سی کی میٹنگ میں تاخیر کی وجہ بنتی ہیں۔

(د) بورڈ آف ریونیو میں مورخہ 2014-01-22 کو ڈی پی سی کی میٹنگ منعقد ہوئی تھی جس میں گیارہ عارضی تحصیلداروں کو بطور مستقل تحصیلدار کرنے کی سفارش کی تھی اور جملہ ہائے کمشنرز پنجاب سے آمدہ رپورٹ کے مطابق ڈویژن کی سطح پر پٹواری سے قانونگو اور قانونگو سے نائب تحصیلدار کی ترقی کے لیے ضلع اور ڈویژن کی سطح پر وقتاً فوقتاً ڈی پی سی کی میٹنگ منعقد ہوتی رہتی ہے وضاحت جز "ج" میں کر دی گئی ہے۔

(ہ) اس وقت صوبہ میں چار (4) تحصیلداروں کی ترقی کے نوٹیفیکیشن کے اجراء کے لیے ایس اینڈ جی اے ڈی میں کیس بوجہ زیر سماعت ہائی کورٹ رٹ پٹیشن نمبری 14 / 1496 زیر التواء ہے۔

نائب تحصیلدار / عارضی تحصیلدار سے مستقل تحصیلدار کی ترقی کے لیے کیس بورڈ آف ریونیو میں زیر التواء ہے جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

جملہ ہائے کمشنرز پنجاب نے آمدہ رپورٹ کے مطابق قانونگو سے نائب تحصیلدار کی ترقیوں کے لیے متعلقہ ڈویژن میں کیس زیرالتواء کی وجہ سنیارٹی لسٹ کے تنازعات ہیں جو کہ پنجاب سروس ٹربیونل یا دیگر عدالت /اتھارٹیز میں زیر سماعت ہیں۔

(و) مجوزہ قانون کے مطابق ان کے کوٹہ کی سیٹیں خالی ہونے اور کسی فورم پر بھی کیس زیر کارروائی نہ ہونے کی صورت میں ڈی پی سی کی میٹنگ ہو سکتی ہے جز"د"اور"ہ"میں بیان کردہ معاملات ختم ہونے پر فوراً ترقیاں کر دی جائیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

ضلع فیصل آباد: سیلاب کی زد میں آنے والے علاقہ جات و دیگر تفصیلات

*2924: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ڈسٹرکٹ کا کون کون سا دیہات، قصبہ اور شہر موجودہ سیلاب کی زد میں آیا؟

(ب) ان میں کتنے گھرانے اور افراد سیلاب سے متاثر ہوئے؟

(ج) پی پی 58 فیصل آباد کا کتنا حصہ سیلاب کی زد میں آیا۔ سیلاب سے متاثرہ علاقہ جات کے نام کیا کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا سروے کروایا تھا اگر ہاں تو یہ سروے کس نے کیا تھا ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں، اگر غیر سیاسی افراد سے کروایا گیا تو ان افراد کے نام، ولدیت اور عوامی نمائندہ کی حیثیت و عہدہ بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرز پر پٹواریوں سے گھر گھر جا کر سروے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز کیا حکومت سیلاب سے متاثرہ افراد /کسانوں کی امداد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 08 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 8 جنوری 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف)صوبہ پنجاب میں تمام ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسرز/کمشنرز کو بذریعہ چٹھی مورخہ 4-9-2013، 5-9-2013، 9-9-2013اور 11-9-2013 فلڈ 2013 کے متاثرہ علاقہ جات کی سروے رپورٹس 13-9-2013 تک بھیجنے کا کہا گیا لیکن ضلعی انتظامیہ فیصل آباد کی طرف سے ایسی کوئی رپورٹ وصول نہ ہوئی جس کی وجہ سے ضلع فیصل آباد کا کوئی علاقہ آفت زدہ قرار نہیں دیا گیا۔

تاہم اسمبلی سوال نمبر 2924 کے جواب میں ڈی سی او فیصل آباد نے مورخہ 3-2-2014 کو رپورٹ کی ہے کہ موجودہ سیلاب 2013 کی وجہ سے ضلع فیصل آباد میں پنڈی شیخ موسیٰ، 597 گ ب، ٹھٹھہ بیگ، 610 گ ب، ٹھٹھہ اسماعیل، 598 گ ب، 608 گ ب، اراضی تھانہ سنگھ ٹبہ دھک صلاح، جھلارر جوکہ، عالم شاہ کھگھہ، ڈڈڈوکے، سعی کے، ملنگ، میر شہانہ، کنڈ نیکا وصلی، حاجی وٹو چین سعی کے، جکاوٹو، کرولے والی، حکمیک کے کاٹھیے، ابووہنی وال، جٹلے حیات کے، جلی ترہانہ، عالم شاہ تاجہ، جلی فتیانہ، شیرازہ متاثر ہوئے۔

(ب)مورخہ 03-02-2014 کو موصول شدہ رپورٹ کے مطابق متاثرہ گھرانوں کی تعداد 1051 ہے اور متاثرہ افراد تقریباً 3500 ہیں۔

(ج)تقریباً 1/4 حصہ سیلاب کی زد میں آیا اور متاثرہ علاقہ جات کے نام جزو(الف) کے جواب میں درج ہیں۔

(د) ضلعی انتظامیہ نے سیلاب زدہ علاقے کا سروے بذریعہ عملہ فیلڈ پٹواریاں/قانگویان دریونیو افسران سے کروایا گیا۔ لیکن اس کی رپورٹ وصول نہ ہوئی۔

(ہ)ا۔ہر ضلع میں متعلقہ ضلعی انتظامیہ ذمے دار ہے کہ لینڈ ایڈمنسٹریشن مینول کے مطابق کسی موضع/ریونیو اسٹیٹ میں جہاں کسی قدرتی آفت کی وجہ سے فصلوں کو 50% یا اس سے زیادہ نقصان ہو جائے تو پنجاب نیشنل کلیمیٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958ء کے تحت سروے کرے اور آفت زدہ قرار دینے کے لئے رپورٹ ریلیف کمشنر، بورڈ آف ریونیو کو بھجوائے۔اس سلسلہ میں محکمہ

مال وانہار کے افسران کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1973ء کے تحت مشترکہ طور پر سروے کرتے ہیں۔ آفت زدہ قرار دینے پر مندرجہ ذیل حکومتی محصولیات معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

1۔زرعی انکم ٹیکس

2۔آبیانہ

3۔ترقیاتی محاصل

4۔لوکل ریٹ

مزید برآں بینکوں کے سربراہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔

II۔کیونکہ پہلی مرتبہ ڈی سی او فیصل آباد نے مورخہ 2014-2-3 کو سیلاب سے نقصان کی رپورٹ دی۔ لہذا ڈی سی او فیصل آباد کو بذریعہ چٹھی مورخہ 2014-2-12 اور 2014-2-17 دوبارہ درخواست کی ہے کہ محکمہ مال وانہار کے افسران کے ذریعے متاثرہ علاقہ جات کا مشترکہ سروے کرائے اور رپورٹ بھیجے تاکہ 50% یا اس سے زیادہ متاثرہ علاقہ جات کو آفت زدہ قرار دیا جائے اور حکومتی محصولات معاف کر دیئے جائیں۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ مال کی اراضی و دیگر تفصیلات

*3105: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سرکاری زمین کہاں کہاں اور کتنی کتنی ہے؟

(ب) کتنی اراضی غیر آباد اور کتنی اراضی آباد ہے؟

(ج) کتنی اراضی ٹھیکہ / لیز پر کس کس کو دی ہوئی ہے اور ان سے سالانہ کتنی رقم وصول کی جارہی ہے؟

(د) کتنی اراضی پر کن کن افراد نے کب سے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ہ) ان افراد سے سرکاری اراضی واگزار کیوں نہیں کروائی جارہی؟

(و)اس اراضی کو واگزار کروانا کس کی ذمہ داری ہے؟

(ز)اس اراضی کو کب تک واگزار کروالیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 18 نومبر 2013 تاریخ ترسیل 6 فروری 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) تحصیل کمالیہ، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے 34 چکوک میں سرکاری زمین 1449 ایکڑ، 06 کنال اور 08 مرلے ہے۔ چکوک کی تفصیل نیچے درج ہے۔

چکوک نمبران 716 گ ب، 722 گ ب، 741 گ ب، 743 گ ب، 746 گ ب ٹکڑا 1 / 57 موضع بب، موضع کوٹ پٹھانہ ٹکڑا 1 / 54، ٹکڑا 56، 55، چک نمبر 705 گ ب ، 706 گ ب، 707 گ ب، 713 گ ب، 714 گ ب، 715 گ ب، 709 گ ب، 710 گ ب، 711 گ ب، 724 گ ب، 712 گ ب، 738 گ ب، 725 گ ب، 737 گ ب، ٹکڑا 4 / 57، 731 گ ب، 733 گ ب، 732 گ ب، 735 گ ب، 740 گ ب ، 734 گ ب، 742 گ ب۔

(ب) سرکاری زمین میں سے 1379 ایکڑ 02 کنال اور 08 مرلہ آباد اور 70 ایکڑ 04 کنال اور 0 مرلہ غیر آباد ہے۔

(ج) تحصیل کمالیہ میں 226 الاٹیاں کو برقبہ 1242 ایکڑ 04 کنال اور 02 مرلہ لیز پر دیا ہوا ہے ان الاٹیان سے سالانہ۔/125,23,646 روپے رقم لگان وصول ہوتا ہے۔ الاٹیان کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) زرعی سرکاری زمین پر کسی شخص نے قبضہ نہ کر رکھا ہے۔

(ہ) سرکاری زمین پر کسی کا بھی قبضہ نہ ہے اس لیے واگزار کروانے کی ضرورت پیش نہ آئی ہے۔

(و) سرکاری اراضی پر قبضہ ہونے کی صورت میں رقبہ واگزار کروانے کی ذمہ داری عملہ محکمہ مال پر عائد ہوتی ہے۔

(ز) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کسی سرکاری زمین پر کسی کا بھی قبضہ نہ ہے اس لیے واگزار کروانے کی ضرورت پیش نہ آئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

صوبہ پنجاب میں اشتمال اراضی کے کام کی بندش کی تفصیلات

*3149: سردار شہاب الدین خان سہیڑ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ریونیو نے صوبہ بھر میں جہاں جہاں بھی اشتمال اراضی کا کام جاری تھا اس کو بند کر دیا ہے، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پورا محکمہ اشتمال، بورڈ آف ریونیو سے لیکر سی او تحصیل سطح پر ختم کر دیا گیا ہے یا کر دیا جائیگا؟

(ج) جہاں جمعبندی وغیرہ نہ بنی ہے حکومت لینڈ کی تقسیم کے لئے کیا بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 30 نومبر 2013 تاریخ ترسیل 20 جنوری 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے مفاد عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جن مواضعات میں ابھی تک اشتمال شروع نہیں ہوا اور سکیم کنفرم نہیں ہوئی، وہاں پر اشتمال کا کام روک دیا گیا۔ بشرطیکہ ان مواضعات کے متعلق کسی عدالت کا حکم امتناعی نہ ہو۔ ہدایات مورخہ 2013-11-04 کو جاری کر دی گئیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) 2000ء سے 2010ء تک پنجاب میں کل 1381 مواضعات میں بندوبست اراضی شروع کیا گیا تھا جن میں سے 1024 مکمل ہو چکے ہیں۔ 2012ء میں صرف ایک موضع ضلع خوشاب میں

بندوبست شروع کیا گیا تھا۔ڈسٹرکٹ کلکٹر اگر ضروری سمجھتے ہوئے تحرک کرے تو حکومت متعلقہ ضلع میں بندوبست کا آغاز کرتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

ضلع اوکاڑہ: مالکانہ حقوق دینے کی تفصیلات

*3254: چودھری افتخار احمد چھچھر: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع چک فیض آباد تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں جناح آبادی سکیم کے تحت گاؤں ہذا کے تمام لوگوں کو مالکانہ حقوق کی اسناد جاری کی گئیں ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاؤں کے تمام لوگوں کو فرد ملکیت بھی جاری کی گئیں، جن لوگوں کو حقوق ملکیت اور اسناد جاری کی گئیں ان کے نام، ولدیت بتائیں ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق جاری کردہ فرد ملکیت، اسناد دینے کے باوجود ان لوگوں کو مالکانہ حقوق نہ دیئے گئے ؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ گاؤں چک فیض آباد کے تمام لوگوں کو جاری کردہ اسناد حقوق ملکیت پر متعلقہ پٹواری، تحصیلدار اور اے سی کے ذریعے عملدرآمد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

(تاریخ وصول 06 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 19 فروری 2014)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ موضع فیض آباد داخلی کھولے مرید والے تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں جناح آبادی سکیم کے تحت 60 مستحق افراد کو مالکانہ حقوق کی اسناد جاری کی گئی تھیں۔ آبادی چک فیض آباد کھولے مریدے کے کی اضافی آبادی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ تمام لوگوں کو اسناد ملکیت جاری کی گئیں تھیں۔ بلکہ صرف 60 مستحق افراد کو مالکانہ حقوق کی اسناد جاری کی گئی تھیں۔ ان کے نام، ولدیت و دیگر کوائف کی فہرست علیحدہ مرتب کر دہ شامل ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ مستحق افراد کو اسناد جاری کی گئیں تھیں۔ کیونکہ چک کھولے مرید والے پاکستان ہندوستان کے بارڈر بیلٹ کے 5 میل کے اندر واقع ہے۔ اس لئے بموجب ہدایت بورڈ آف ریونیو پنجاب مراسلہ نمبری (1)H-936/88-1982 مورخہ 1988-09-14 بارڈر ایریا کمیٹی کی منظوری (بوساطت ڈسٹرکٹ کلکٹر ضلع) حاصل کرنا ضروری ہے۔ منظوری حاصل کرنے کے بعد ملکیت کا اندراج رجسٹر حقداران زمین میں ہو سکے گا۔

(د) جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں نہیں ہے بغیر منظوری بارڈر ایریا کمیٹی متعلقہ ریونیو عملہ رجسٹر حقداران زمین میں اندراج کرنے کا مجاز نہ ہے۔ بارڈر ایریا کمیٹی کی منظوری حاصل کرنے کے لئے حکام بالا کو تحریر کر دیا ہے۔ منظوری آنے پر رجسٹر حقداران زمین میں اندراج اور متعلقہ افراد مالکان قرار پائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 مارچ 2014)

لاہور
مورخہ 18 مارچ 2014

رائے ممتاز حسین بابر
سیکرٹری

بروز جمعرات 20 مارچ 2014 محکمہ مال وکالونیز(بورڈآف ریونیو) کے سوالات وجوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	میاں نصیر احمد	64-24
2	جناب احمد شاہ کھگہ	2128-46
3	ڈاکٹر سید وسیم اختر	698-134
4	جناب فیضان خالد ورک	330-329
5	محترمہ عائشہ جاوید	348
6	محترمہ زیب النساء اعوان	1056-832
7	محترمہ راحیلہ انور	1227-1186
8	میاں طاہر	1567-1566
9	سردار قیصر عباس خان مگسی	1637-1636
10	محترمہ حنا پرویز بٹ	1652
11	جناب اویس قاسم خان	2240
12	قاضی احمد سعید	2705
13	چودھری اشرف علی انصاری	2864
14	محترمہ نگہت شیخ	2876
15	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	2912
16	جناب احسن ریاض فتیانہ	3105-2924
17	سردار شہاب الدین خان سہیڑ	3149
18	چودھری افتخار احمد چھچھر	3254